انتقاد

A Bibliography of Iqbal

By A. A. Waheed

اقبال اکیڈمی کراچی نے حضرت علامہ اقبال رح سے متعلق یہ مفصل اور جامع اشاراتی کتاب شائع کی ہے - اس کے مؤلف اور مرتب خواجہ عبد الوحید صاحب ہیں - موصوف کو تقریباً ۲۰ سال تک علامہ اقبال کے شریک محفل ہونے کا فخر رہا ہے اور کم و بیش گزشتہ نصف صدی سے '' اقبالیات '' ان کے مطالعے کا خاص موضوع ہے - چنانچہ اردو انگریزی اور فارسی میں علامہ اقبال پر جو کچھ لکھا گیا ہے ، یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس کی کوئی سطر ایسی نہ ہوگی جو خواجہ صاحب کی نظروں سے نہ گزری ہو- دراصل اقبال رح ان کا علمی موضوع بھی ہے اور مرکز عقیدت بھی - اس نصف صدی کے مطالعہ و تحقیق کے بعد خواجہ صاحب نے اقبال ببلیوگرافی کی طرف توجہ کی اور ان کی اسی کوشش کا نتیجہ زیر نظر کتاب ہے -

ببلیو گرافی کے موضوع سے خواجہ صاحب کو خاص دلچسپی ہے - زیر نظر کتاب کے علاوہ موصوف کوئی دس ہزار صفحات پر مشتمل '' ببلیو گرافی آف اسلام '' مرتب کر چکے ہیں جو اب تک مسودہ کی شکل میں ہے - اس کتاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کا مطالعہ کتنا وسیع ہے اور وہ تحقیق و تلاش کا کس قدر ذوق رکھتے ہیں -

ظاہر ہے ببلیو گرافی کی حیثیت متعلق موضوع پر رہنما کتاب کی ہوتی ہے - جو شخص اس موضوع کا کما حقہ مطالعہ کرنا چاہے اس کے لئے اس سے متعلق

ببلیو گرافی کی سخت ضرورت پڑتی ہے - اس سے اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس موضوع کے بارے میں ایسے مفید مطلب مواد کہاں دست یاب ہو سکتا ہے اور اس طرح اس کو مصادر و مراجع کی تلاش میں وقت صرف نہیں کرنا پڑتا حکیم الامت علامہ اقبال کی شخصیت بر صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے کئی لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے - وہ ہمارے فکری رہنما بھی ہیں - شعر و ادب کے آئیڈیل بھی اور سیاسی و اجتماعی مفکر بھی آج انفرادی طور پر بھی اور مختلف علمی و تحقیقی اداروں میں بھی ان پر بڑے وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے - چنانچہ اس سلسلے میں ایک مدت سے اقبالیات پر ایک جامع ببلیو گرافی کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی - مقام مسرت ہے فاضل مرتب نے علم و ادب اور تاریخ و تحقیق کی اس اہم ضرورت کو پورا کر دیا ہے -

زیرنظر کتاب چھ ابواب میں تقسیم ہے- پہلے باب میں اقبال سے متعلق حوالوں کی کتابوں کی نشان دھی کی گئی ہے- دوسرے باب میں اقبال کی کتابوں اور ان کے مضامین نظم و نثر اور مکاتیب و خطبات وغیرہ کے مجموعوں اور کتابوں کے حوالے ہیں - تیسرا باب اقبال کے کلام نظم و نثر کے تراجم و شرح کے لئے وقف ہے - چوتھے باب میں اقبال پر کتابوں اور رسالوں کے حوالے ہیں - پانچویں باب میں فاضل مولف نے ان کتابوں کی نشان دھی کی ہے جو اقبال پر مستقل تصنیف کی حیثیت نہیں رکھتیں لیکن ان میں اقبال سے متعلق مباحث ہیں - کتاب کے چھٹے اور آخری باب میں اقبال پر مضامین نظم و نثر کا اشاریہ ہے - کتاب کا یہ سب سے طویل باب ہے اس میں حوالوں کی کل تعداد ۱۰۰۸ ہے -

اس میں شک نہیں کہ خواجہ صاحب نے اس کتاب میں اب تک اقبال پر جو کچھ بھی لکھا گیا ہے ' اسے سمیٹنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن اس ضمن میں بعض اہم چیزیں اس میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں مثلاً مولانا ابو الحسن علی ندوی نے علامہ اقبال پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا عربی میں ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے - فاضل مولف نے اس کا ذکر نہیں کیا - اسی طرح ہفت روزہ چٹان نے انہی سالوں میں دو اقبال نمبر نکالے ہیں - ببلیو گرافی میں ان میں مندرجہ مضامین کا کوئی ذکر نہیں ملتا - اسی طرح بعض اور اہم

مضامین جن میں اقبال پر ناقدانہ بحثیں کی گئی ھیں ، زیر نظر کتاب میں ان کے حوالے نہیں ھیں -

علامہ اقبال پر ان رسالوں میں کافی کتابیں لکھی گئی ھیں - اور پھر یہ ایک ایسا موضوع ھے جس پر برابر تصنیفات ھوتی رھیں گی - خواجہ عبد الوحید صاحب نے اقبال پر یہ ببلیو گرافی مرتب کر کے نہ صرف اقبالیات سے علمی شغف رکھنے والوں کی رھنمائی کا فریضہ سر انجام دیا ھے بلکہ ملک و قوم کی بڑی خدمت کی ھے کیونکہ آج اقبال کا مطالعہ ھماری ملی زندگی کے لئے ایک روح پرور پیغام ھے -

کتاب مجلد ھے - ضخامت : ۲۲۴ صفحات — قیمت درج نہیں -

ملنے کا پتہ — اقبال اکیڈمی — کراچی

(ابو سلمان — کراچی)

دیوان فائز — یہ حضرت سید شاہ نذیر الحق فائز پھلواروی (۱۲۵۹ھ — ۱۳۲۳ھ) کے کلام فارسی کا مجموعہ ھے اور اس کے مرتب ڈاکٹر خواجہ افضل امام لیکچرار فارسی و مہتمم شعبہ مخطوطات پٹنہ یونیورسٹی ھیں -

صوبہ بہار (ھندوستان) کا قصبہ پھلواری قدیم اھل علم خانوادوں کا مسکن ھونے کی بنا پر بڑی شہرت رکھتا ھے - عربی یہاں کی دینی اور فارسی ادبی زبان تھی - حضرت فائز نے جب ھوش سنبھالا تو ان کے ھاں زیادہ تر فارسی ھی میں شاعری ھوتی تھی چنانہ انکا تمام تر کلام فارسی ھی میں ھے -

حضرت سید شاہ نذیر الحق فائز پھلواروی علامہ تمنا عمادی صاحب کے والد بزرگوار ھیں اور بقول ان کے -

عالم و فاضل عابد و زاھد　　صاحب دین و صاحب تقوی

مجھ میں جو کچھ ھے فیض ھے ان کا
میں نے جو کچھ پڑھا ھے وہ ان سے

دیوان میں زیادہ تر غزلیات ہیں - عمر کے ایک بڑے حصے میں تصوف ان کا خاص موضوع تھا اور ان کے ہاں وحدت الوجود کے اشعار بکثرت ملتے ہیں - لیکن اواخر عمر میں آپ نے اس عقیدے سے توبہ کر لی تھی اور وہ اس کے قائل ہو گئے تھے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں -

چو گفت سرور دین حسبنا کتاب اللہ
دلیل راہ ھدی بس بود کتاب مرا

وحدۃ الوجود کے بارے میں ان کی غزل کے چند شعر ملاحظہ ہوں -

عقدہ کار خود و عقدہ کشا اوست ھمہ
خود معمائے خود وحل معما ھمہ اوست

ھم خود او یوسف و خود چاہ و خود او زندانست
ھم کلیم و شجر طور تجلا ھمہ اوست
ھم خود او وحی و خود او صاحب وحی حمدیست
مصحف ناطق و ھم آیہ کبری ھمہ اوست
ھم خود او ھادی و ھم مہدی و ھم نور ھدایت
ھم صراط حق و ھم جنہ ماوی ھمہ اوست

فاضل مرتب نے کتاب کے شروع میں ایک طویل مقدمہ سپرد قلم کیا ہے، جس میں حضرت فائز کے خاندانی حالات اور خود ان کے سوانح حیات کا ذکر ہے - نیز صاحب موصوف کو جو ادبی و شعری ماحول ملا اس پر تبصرہ کیا گیا ہے اور ان کے معاصرین کا مفصل تذکرہ بھی ہے -

مقدمے میں حضرت فائز کی شاعری پر محاکمہ بھی ہے اور ان کے کلام کی ادبی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے -

ناشر — دارالادب بہارستان پٹنہ - ۹ (ھندوستان)
ضخامت - ۲۲۰ صفحے مجلد - قیمت ۵ روپے

(م ، س)

مثنوی زہر عشق اور اس کے نقاد

از محمد حسن

مرزا شوق کی مثنوی ''زہرعشق'' اردو ادب میں غیر معمولی شہرت رکھتی ہے - اس مثنوی پر اردو زبان کے دو مشہور اہل قلم جناب مجنون گورکھپوری اور جناب مولانا عبد الماجد دریا بادی لے تنقیدیں لکھی ہیں - زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے ان تنقیدوں کا محاسبہ کیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ بڑا سخت محاسبہ کیا ہے -

'' زہر عشق'' کے ناقدوں پر تنقید کرتے ہوئے جناب محمد حسن نے بعض بڑی فکر انگیز اور حقیقت رس باتیں کہی ہیں اور ان کے کہنے کا ادبی انداز بھی بے شک بڑا انوکھا اور جاندار ہے - لیکن بد قسمتی سے کہیں کہیں ان کا لہجہ تلخی میں کافی غیر متین ہو گیا ہے اور وہ تنقید جیسے سنجیدہ موضوع میں اس طرح کے الفاظ لکھ گئے ہیں :- '' ماجد جو کچھ بھی کہتے ہیں جیسے بھی کہتے ہیں ، ڈھٹائی سے کہتے ہیں - بدنامی کا ڈر نہ رسوائی کا خوف - ہو بھی تو کیوں کر - وہ خود ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلم کو بدنام اور تحریر کو رسوا کرنے کی نیت باندھے ہیں '' -

مجنون گورکھپوری کی تنقید پر اظہار رائے کرتے ہوئے بھی مصنف نے یہی لہجہ اختیار کیا ہے جو واقعی افسوناک ہے - لیکن اس سے قطع نظر موصوف نے '' زہر عشق'' کے ناقدوں پر جو گرفت کی ہے ، وہ بہت حد تک مبنی بر حقیقت ہے اور اس سے تنقید عالی کی راہیں کھلتی ہیں -

جناب مجنون نے ''زہر عشق'' پر تنقید کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے :-
'' انسان جب اخلاقیات معاشیات مذہبیات سیاسیات اور تمام دنیا بھر کے خرافات سے عاجز ہو جاتا ہے تب وہ فنون لطیفہ سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے - چنانچہ فلسفہ جدید کے مسلمات میں سے ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ... ''

جناب محمد حسن نے جناب مجنون کی اس رائے پر بڑی اچھی بحث کی ہے ' اس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں :- '' رہی بات فلسفے کی تو وہ مجذوب کی بڑ نہیں - ایک منظم فکر ہے جس میں غیر معمولی بے کلی اور اضطراب اس لئے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقت کی حقیقت متعین کرنے میں وہ دوسرے علوم و فنون سے نمبر لے جانا چاہتا ہے۔ اس کا کام یہ نہیں کہ فیصلہ کرے کہ '' فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ''

اور مذہب کیا ہے اس بارے میں موصوف کا نقطہ نظر ملاحظہ ہو :—

'' مذہب سے جو مجنون کو ایک کد ہے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ مذہب کو عقائد کا گورکھ دھندا سمجھے بیٹھے ہیں - حالانکہ تمام علوم و فنون کے مجموعی شعور کا دوسرا نام مذہب ہے - تہذیب و تمدن کے راستہ ہی کو مذہب کہا جاتا ہے ' جس پر اخلاق و سیاست اور معاش و معیشت کے شاداب و بار آور درخت سایہ فگن ہیں کہ ان کی خوراک اسی سے حاصل ہوتی رہتی ہے - مذہب پر چلنے والے مہذب ہوئے جن سے تہذیب بنی جو علم و حکمت اور صنعت و حرفت و فنون کے ذریعہ تمناؤں اور ولولوں کی عکاسی کرتی رہی ہے '' -

بحیثیت مجموعی کتاب بڑی دلچسپ اور فکر انگیز ہے اور اردو کے تنقیدی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے - ضخامت ۱۲۴ صفحات ٹائپ میں چھپی ہے - کاغذ انہایت اعلیٰ قسم کا - جلد بڑی اچھی قیمت ۷-۵۰ روپے

ناشر — مطبوعات الحسن ۱۸۰ مسجد بازار بہار کالونی کراچی - ۲۰

(م ، س)